اصلاح معاشرہ

اسلامی تعلیم کا بنیادی مقصدانسانی معاشرے کی اصلاح کرنا ہے، اور اس طرح اصلاح کرنا ہے کہ دنیا میں تمام انسان امن و امان کی زندگی بسر کریں اور اس طرح زندہ رہیں کہ اخلاق کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹے اور آخرت کی لامتناہی زندگی کے لیے پورے اخلاق و تقویٰ کے ساتھ تیاری کریں اللہ ان سے راضی ہو، اسلامی تعلیم کا یہ بنیادی مقصد صرف اس طرح سے حاصل ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے یہ معلوم کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے کی اصلاح کس طرح کی تھی۔

ہمارے لیے اس دنیا کے کسی دوسرے مفکر اور مصلح فلسفی اور رہبر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے سامنے ہر کام کی غایت اللہ سبحانہ رعالیٰ کی رضا ہے اور اللہ نے قرآن حکیم میں واضح طور پر ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اس کی رضا اور خوشنودی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی سے حاصل ہوسکتی ہے، بلکہ اس نے ہم سے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ تم اللہ کے رسول کی پیروی کروگے تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا ذرا غور فرمائیے کسی انسان کے لیے اس سے زیادہ بڑا

مرتبہ اور کیا ہوسکتا کہ خود اللہ اس سے محبت کرنے لگے۔

اس تمہید سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اصلاح معاشرہ کے لیے بھی ہمیں رسول کا ہی اتباع کرنا ہوگا اور آپ ہی کی بتائی ہوئی راہ پر چلنا ہوگا اور آپ کی حیات طیبہ کا مطالعہ کرنا ہوگا، ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول کی پوری زندگی کا ریکارڈ ہمارے اسلاف نے ہمارے لیے جمع کردیا ہے، اس کے علاوہ حضرت عائشہؓ کے بلیغ ارشاد کے مطابق خود قرآن حکیم ہی آپ کی مبارک زندگی کا سب سے زیادہ قابل اعتماد وسیلہ موجود ہے۔ اصلاح معاشرہ کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کامیابی حاصل کی وہ دنیا کی تاریخ کا سب سے بڑا اور سب سے اہم واقعہ ہے، عرب کے باشدنے مختلف ٹولیوں میں بٹے ہوئے تھے، جہالت و سرکشی نے انہیں ایسے اوصاف سے بھی محروم کردیا تھا کہ کہ جو تمام انسانوں کے لیے تو کیا خود ان کے لیے ہی ایک پر امن معاشرہ مہیا کرت، ایسے معاشرے میں اللہ کے رسول پیدا ہوئے اور اللہ تعالٰ نے آپ کو نبوت سے سرفراز

اصلاح معاشرہ

فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ یہ کام لگایا کہ معاشرے کو برائیوں سے پاک کریں اور اس طرح اصلاح کریں کہ وہ دنیا کا مثالی معاشرہ بن جائے اور افراد معاشرہ دنیا کی بہترین افراد بن جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلاح معاشرہ کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بنیادی اصولوں پر عمل کیا، ایک تو یہ کہ آپ نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کہی، جس پر آپ خود عمل نہ فرماتے ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل میں کبھی تضاد نہ تھا، جو فرماتے تھے خود اس پر عمل فرماتے تھے۔ اب یہ بات واضح ہوگئی کہ اصلاح معاشرہ کی کوئی کوشش اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک اصلاح کرنے والا خود اس پر عمل نہ کرتا ہو، یہاں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ رسول اللہ کی تعلیم اور اصلاح معاشرہ کی کوئی کوششیں ایسی بار آور ہوئیں کہ لوگوں کی کایا پلٹ گئی، لیکن آپ سے قبل سقراط، افلاطون اور ارسطو اور بیسوں دوسرے حکما اور فلسفی اور مصلحین جو وعظ نصیحت کرتے رہے اور انہوں نے فلسفہ اور عقل و دانائی کی بنیاد پر شان دار عمارتیں کھڑی کردیں لیکن معاشرے پر ان کا کوئی اثر نہیں پڑا ایسا صرف اس لیے ہوا کہ وہ دوسروں کو تو روشنی دکھاتے رہے، لیکن خود تاریکی سے باہر

اصلاح معاشرہ

نہیں آئے وہ رحم و محبت کا سبق پڑھاتے رہے، لیکن خود غریبوں پر رحم کھانے سے عاری تھے اور دشمنوں سے محبت کرنے کی عظمت سے محروم تھے۔ آج ہمارے معاشرے کا کیا حال ہے؟ آج ہم کہاں کھڑے ہیں؟ قرآن نے کہا

: ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ﴿سورۃ البقرہ﴾

ترجمہ: اپنے تئیں اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالوں۔"

احکام الٰہی کی رو سے انسان کو اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنا منع ہے، مگر ہم نے اللہ اور رسول اور قرآن و سنت سے صرف نظر کرکے خود کو، اور پوری ملت پاکستانیہ کو اس راہ پر ڈالے رکھا جو صرف ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے، چنانچہ آج حال یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں ہر قسم کے رذائل سرایت کرچکے ہیں، حد یہ ہے کہ عزت اور جان بھی اپنے ہی بھائیوں کے ہاتھوں خطرے میں رہتی ہے، اور ایسا بھی نہیں ہے کہ اصلاح معاشرہ کی کوشش نہ ہورہی ہو، سیاست دان اصلاح کی تلقین کرتے رہتے ، وعظ و تبلیغ کا ایک سلسلہ ہے جو قیام پاکستان کے بعد سے

برابر جاتی ہے، مسجدوں کے امام ہر جمعہ کو لوگوں کو اچھا ننے کی تلقین بھی کرتے رہتے ہیں، لیکن ان تمام کوششوں کا بظاہر کوئی مثبت نتیجہ نظر نہیں آتا، غالباً اس کی بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم جو بات یا کام ترک کرنے کو کہتے ہیں خود ترک نہیں کرتے، یہ طریق اصلاح سنت رسول کے خلاف ہے، اس لیے کبھی بر آور نہیں ہوسکتا۔ اسلام میں اصلاح معاشرہ کا ایک بنیادی نکتہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوائل زندگی ہی سے سچائی اور راست بازی پر سختی کے ساتھ عمل کیا اور مسلمانوں کو جھوٹ سے بچنے کی تلقین کرتے رہے، خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور صحابیوں کو بھی اس رذیل ترین فعل سے احتراز کرنے کی تاکید فرماتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وصف بعثت سے قبل بھی اس قدر نمایاں تھا کہ کفار و مشرکین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق اور امین مانتے تھے۔ معاشرے کی تمام برائیوں میں سرفہرست جھوٹ ہے، اسلام کی لغت کا سخت ترین لفظ "لعنت" ہے، قرآن پاک میں اس کا مستحق شیطان اور اس کے بعد مشرک، کافر اور منافق کو بتایا گیا ہے، لیکن کسی مومن کو کذب یعنی جھوٹ کے سوا اس کے کسی فعل کی بناءپر لعنت سے یاد نہیں کای گیا ہے، اس کا مطب یہ ہے کہ جھوٹ ایسی برائی ہے کہ مسلمان سے بھی سرزد

اصلاح معاشرہ

ہو تو اس کے لیے لعنت کی وعید ہے۔ پاکستان کا معاشرہ کئی قسم کی برائیوں میں مبتلا ہے، ذخیرہ اندوزی، چیزوں میں ملاوٹ، ناپ تول میں کمی، آپس ہی میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش، لوٹ مار، ڈاکا، انسانوں کا اغوا اور قتل و غارت، وعدہ خلافی، خیانت اور بددیانتی، چغل خوری، بہتان اور غیبت، رشوت اور جوا اور سود، سوال یہ ہے کہ معاشرے کی اصلاح کیوں کر ہو؟ اس کا عملی جواب یہ ہے کہ سربراہان معاشرہ اپنے کردار کو درست کریں اور صرف ایک برائی کو چھوڑنے کی کوشش کریں تو معاشرہ بتدریج انشاءاللہ اصلاح کی راہ پر گامزن ہوجائے گا۔ آئیے اب رفعت خلق کی بلندی اخلاق کا تجربہ کرلیں اور اس حقیقت کو فراموش نہ کریں کہ صرف اخلاق کی اچھائی سے ہم معاشرے کی اصلاح کرسکتے ہیں اور پاکستان کو صحیح معنی میں پاکستان بناسکتے ہیں۔ دعا ہے کہ ا للہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے ملک کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔